فون نمبر ۹م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۸ صلح ۱۳۴۴ ہش — ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ — ۲۸ جنوری ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو

بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی جھکا رہے

(۱) "میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنے ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہری۔ اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تأسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔"

(الحکم مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

(۲) "قرآن شریف ایک ایسی نعمت آپ کو دی گئی جس کے علومِ عالیہ اور حقہ کے سامنے کسی اور علم کی ہستی ہی کچھ نہیں۔ جو انسان ذرا سی سمجھ اور فکر کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھے گا اس کو معلوم ہو جائیگا کہ دنیا کے تمام فلسفے اور علوم اس کے سامنے ہیچ ہیں اور سب حکیم اور فلاسفر اس سے بہت پیچھے رہ گئے۔"

(الحکم مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۰ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ البتہ رات کے آخری حصہ میں حضور کی طبیعت کچھ خراب رہی۔

احبابِ جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبارِ احمدیہ

—○ ربوہ ۲۷ جنوری۔ رمضان کے آخری عشرہ میں ابتداءً مسجد مبارک میں ۷۲ مردوں اور ۳۵ خواتین کو اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ بعد ازاں بعض اور احباب کی درخواستیں بھی منظور کر لی گئیں اور مسجد میں ان کے لئے بھی گنجائش نکالی گئی۔ چنانچہ امسال مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے والوں کی تعداد ۱۲۴ ہے۔ ان میں سے ۸۳ مرد اور ۴۱ مستورات ہیں۔

—○ ربوہ ۲۶ جنوری۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جو آج کل مسجد دارالرحمت غربی میں معتکف ہیں۔ روزانہ مسجد میں نماز فجر کے بعد درس حدیث دیتے ہیں۔ محترم مولانا صاحب موصوف کے علاوہ محترم الحاج محمد فاضل صاحب اور مکرم مولوی محمد تقی صاحب بھی اسی مسجد میں معتکف ہیں۔ علاوہ ازیں محترمہ والدہ صاحبہ مولوی محمد دین صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج بھی اس مسجد میں اعتکاف بیٹھی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہن کا اعتکاف بھی قبول فرمائے اور انہیں اپنے افضال و انعامات سے نوازے۔ آمین

—○ ربوہ ۲۷ جنوری۔ مکرم حافظ محمد رمضان صاحب (جو ہر سال مسجد مبارک میں نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے) کافی عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ انہیں میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم حافظ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ جنوری ۶۵ء

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر

اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ الفضل کی وہ کوششیں جو اسنے اسلام کو سیاست کا رہون وغلام نہ بنانے کے متعلق کی ہیں وہ رائیگاں نہیں گئیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہ لوگ بھی جو سیاسی غبار میں اسلام کی حقانیت کو کھودینے کی سعی نامرغوب کر رہے ہیں ان میں سے اکثر صاحبان علم و فضل اس جماعت سے علیحدہ ہوکر احمدیت کے نظریات کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں چنانچہ اس کی ایک نہایت نمایاں مثال المنبر کے فاضل ایڈیٹر مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف اور ان کے ساتھی ہیں جنہوں نے چند سال ہوئے مودودی صاحب کی جماعت سے اسی وجہ سے علیحدگی اختیار کرلی تھی۔

مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف اور مولوی امین احسن صاحب اصلاحی خاص کر آخرالذکر کا علم میں جو مرتبہ ہے وہ خود ان کے ساتھیوں کے نزدیک یہ ہے کہ خود مدیر المنبر ان کو "علوم اسلامی کے غواص اور اسلامی قانون کے ماہر" لکھتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مولوی اصلاحی مودودی صاحب کی جماعت میں گل سرسبد کی حیثیت رکھتے تھے اور مودودی صاحب نے بارہا آپکے علم و فضل کی تعریف کی ہے۔ جناب اشرف صاحب مدیر المنبر وہ ہیں جنہوں نے ایک زمانہ میں "کیا جماعت اسلامی حق پر ہے" لکھ کر مودودی جماعت کی بہت تعریف کی تھی۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد ہم ذیل میں المنبر کے اداریہ ۲۲/۱/۶۵ کے کچھ اقتباسات درج کرتے ہیں:۔

۱۔ "ہم سب سے پہلے جس مسئلہ کو اہم خیال کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ خدا کی زمین پر خدا کے دین کو عملاً برپا کرنے کی جو ذمہ داری امت مسلمہ پہ عائد ہوتی ہے اس کے اظہار و بیان اور اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے "تحریک اقامت دین" جو جاری ہے اس میں چند بنیادی غلطیاں ہیں بالخصوص:۔

الف:۔ تصور یہ دیا گیا ہے کہ خرابی کی اصل جڑ انسان پر انسان کا اقتدار ہے اور ظاہر ہے جب اصل خرابی غلط اقتدار ہوگا تو ساری توجہ اس کو بدلنے اور اسکے بناؤ بگاڑ پر صرف کی جائے گی۔

ہمارے نزدیک یہ فلسفہ غلط بھی ہے اور کتاب و سنت کی نصوص کے خلاف بھی۔

ہم نے قرآن و سنت سے یہ سمجھا ہے کہ انسان کے نفس کی سرتابی، خدائے ذوالجلال کی ذات اور صفات کو نہ سمجھ کر اس سے سرکشی، دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے اور لذات و فواحش میں مبتلا ہوکر دین سے برگشتہ ہوجانا، یہ وہ اصل خرابی ہے جس سے کائنات انسانی بالعموم اور امت مسلمہ بالخصوص بگاڑ و فساد کا شکار ہوچکی ہے۔

ب:۔ کہا جاتا ہے کہ خرابی کی جڑ چونکہ فاسد اقتدار ہے اس لئے اصلاح کا کام اس وقت تک ہو ہی نہیں سکتا جب تک اقتدار پر قبضہ نہ کیا جائے چنانچہ متعین طور پر کہا گیا کہ فاسق و فجار کے ہاتھ سے زمام کار چھین کر صالحین کے ہاتھ میں دے دینا، یہ بمنزلہ فرض کے ہے بلکہ اسے نصب العین کے ایک اہم ترین جزو کی حیثیت حاصل ہے اور یہ شق اقامت دین کے لائحہ عمل کا ایک ثلث (۱/۳) ہے۔ ہمارے نزدیک یہ فلسفہ غلط اور اسلام کی سوء تعبیر کے مترادف ہے۔

اسلام کبھی بھی اپنی دعوت کا آغاز اقتدار حاصل کرنے سے نہیں کرتا۔ آغاز کیا وہ کسی بھی مرحلہ میں "اقتدار" کو اپنا مطمح نظر نہیں بناتا بلکہ وہ نفس انسانی کو "عبدیت" اور "عبادت" کی دعوت دیتا ہے۔ اسے اس دنیا اور خود اس نفس کی فانی حیثیت کی یاد دہانی کراتا ہے وہ اسے اس دنیا کے بعد آنے والی ابدی زندگی اور آخرت کے وسیع تر تصور پر یقین کی کیفیت سے سرشار کرنے کی کوشش مسلسل اور پیہم کرتا ہے اور دو ٹوک الفاظ میں کہتا ہے کہ بناؤ اور بگاڑ کا دارومدار نفس انسانی کی اصلاح، قلب کی پاکیزگی اور دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے پر ہے"۔

۲۔ "کہا گیا ہے کہ مسلمان کا نصب العین دنیا میں اقامت دین اور آخرت میں رضائے الٰہی ہے۔

ہمارے نزدیک یہ تصور غلط ہے اگر نصب العین (جیسا کہ اس کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کا تقاضا ہے) نام ہے اس حقیقت منتخبہ کا جو ادائیگی فرض میں مطمح نظر، حاصل مقصد، مقصود ادائیگی فرض اور مرکز فکر و توجہ ہوتی ہے تو یہ حقیقت تنوین کی متحمل نہیں ہوسکتی، اسے واحد ہونا چاہیئے اور یہ ہے بھی واحد ہی — اس کا عنوان بلکہ نام ہے "رضائے الٰہی" یا "ابتغاء وجہ اللہ" اور "ہجرت الی اللہ"۔ (المنبر ۲۲/۱/۶۵ ص۳)

اگرچہ ان اقتباسات کی عبارت ذرا مختلف ہے مگر جس شخص نے الفضل کا مطالعہ کیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء خاص کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصانیف کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ نظریات وہی ہیں جو اس تعلق میں جماعت احمدیہ شروع سے پیش کر رہی ہے۔ ہم ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی سعی ان مسائل کے متعلق رائیگاں نہیں گئی اور خواہ کوئی مانے یا نہ مانے یہ جماعت احمدیہ کے نظریات ہی کی آواز بازگشت ہے جس کو نامعلوم طور پر احمدیت کے بظاہر پرلے درجہ کے مخالفین بھی اختیار کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ الحمدللہ۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صرف ایک حوالہ نقل کرتے ہیں:۔

"اسلام اللہ تعالیٰ کے تمام تصرفات کے نیچے آجانے کا نام ہے اور اس کا خلاصہ خدا کی سچی اور کامل اطاعت ہے مسلمان وہ ہے جو اپنا سارا وجود خداتعالیٰ کے حضور رکھ دیتا ہے بدوں کسی امید پاداش کے۔ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ۔"

۔ "مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے وقف کردے اور سپرد کردے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو اور تمام نیکیاں اور اعمال حسنہ جو اس سے صادر ہوں وہ بمشقت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذت اور حلاوت کی کشش ہو جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کردے"۔

(ملفوظات جلد سوم ص۱۸۱-۱۸۲)

پا گئیں تیری ذات میں ساری نبوتیں کمال

پا گئیں تیری ذات میں ساری نبوتیں کمال
تیرے جلال میں جمال تیرے جمال میں جلال
نسل کا امتیاز کیا حبشہ ہے کیا حجاز کیا
دونوں ترے ندیم ہیں عمر خطاب اور بلال
عشق کا بادشاہ تو حسن کی جلوہ گاہ تو
سوز ہے تیرا لافنا ساز ہے تیرا لازوال
فرق نیاز فرش پر جوش نماز عرش پر
ربوہ کی خاک پر ہے پاؤں سبزہ مثل پائمال
رحمت البلاغ تنویر ہوئی عطا ہمیں
شیخ کے پاس کچھ نہیں آج سوائے اشتعال

خطبہ جمعہ

جمعۃ الوداع اس لئے نہیں آتا کہ ہم رمضان کو رخصت کر دیں

بلکہ

اس لئے آتا ہے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھا کر رمضان کو ہمیشہ کیلئے اپنے قلوب میں قائم کر لیں

اللہ تعالےٰ کے احکام رحمت ہوتے ہیں انہیں وداع کرنے کی بجائے اپنے اندر قائم کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۔ فرمودہ ۲۸ فروری ۱۹۳۰ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

آج

رمضان کا آخری جمعہ

ہے اور بہت سے لوگ اس خیال میں مبتلا ہیں کہ وہ اس جمعہ میں اپنی جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نمازوں کی معافی لے لیں گے۔ وہ اس خیال میں مبتلا ہیں کہ اگر آج وہ دو رکعت نماز اللہ تعالےٰ کے حضور گزار لیں۔ تو گویا اس کے سب

فضلوں اور احسانوں کا بدلہ

اتار دیں گے۔ ان کے خیال میں خدا کی خدائی ان کے چار سجدوں پر منحصر ہے۔ اگر وہ یہ سجدے نہ کریں۔ تو اللہ تعالےٰ نعوذ باللہ الوہیت سے محروم ہو جائے۔ لیکن ان کے اس احسان کے ذریعہ وہ پھر الوہیت کے عرش پر جلوہ فرما ہو جاتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے جو احکام نازل ہوتے ہیں۔ وہ بطور احسان کے ہوتے ہیں چٹی نہیں ہوتے اور حیلے صرف ایسے ہی احکام کے متعلق تلاش کئے جاتے ہیں جو انسان کے لئے بطور سزا یا جرمانہ ہوں۔ ان کے متعلق انسان خیال کرتا ہے کسی طرح اس وبال جان سے بچ جاؤں۔ لیکن دنیا میں کوئی انسان اس بات کے لئے حیلے تلاش نہیں کیا کرتا کہ اس کے ہاں اولاد نہ ہو۔ اس کی بیماریاں اچھی نہ ہوں وہ

علم سے محروم

رہے۔ اس کے رشتہ دار اور دوست احباب سکھ اور آرام کی زندگی بسر نہ کریں۔ اور وہ اور اس کی اولاد دنیا میں معزز اور موقر نہ ہو۔ حیلے ہمیشہ اسی لئے لوگ تلاش کرتے ہیں کہ انہیں دکھ تکالیف اور مصیبتیں پیش نہ آئیں سکھ اور آرام سے بچنے کے لئے حیلے نہیں تلاش کئے جاتے۔ پس خدا تعالےٰ کے احکام سے بچنے کے لئے اگر حیلے تلاش کئے جائیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ہم اس کے حکموں کو قہر، مصیبت اور دکھ سمجھتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والی ہدایات دکھ نہیں بلکہ سکھ کا موجب ہوتی ہیں۔ اس کی عبادتیں اس کے مقرر کردہ فرائض انسان کے نفع اور بھلائی کے لئے ہوتے ہیں۔ بلکہ جن کی آنکھیں ہیں اور جو مادر زاد روحانی اندھے نہیں۔ وہ

عذابوں میں بھی سکھ

ہی دیکھتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک یعنی مولانا روم نے اپنی مشہور مثنوی میں لکھا ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

یعنی خدا تعالےٰ کی طرف سے جو مصیبت بھی مومنوں اور مخلصوں پر آتی ہے۔ اس کے پیچھے اس کی

رحمت کے ہزاروں خزانے

مخفی ہوتے ہیں۔

پس جن لوگوں کی آنکھیں ہوتی ہیں وہ عذاب میں بھی خدا تعالےٰ کی رحمت دیکھتے ہیں تکلیف دہ بیماریاں جدا کر دینے والی موت پریشان کن مقدمات اور حواس باختہ کر دینے والے صدمات۔ یہ ساری کی ساری چیزیں انہیں رحمت نظر آتی ہیں۔

خالص ایمان کے معنے

دوستانہ تعلقات کے ہیں اور جب دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی دوست اپنے دوست کا برا نہیں چاہتا۔ تو خالص ایمان رکھتے ہوئے یہ کس طرح خیال ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ ہمارا برا چاہے۔ خالص ایمان کے نتیجہ میں رحمت اور برکت ہی نازل ہوا کرتی ہے۔ اگر مہربان اور شریف دوست جب کوئی ایسا معاملہ کرے جو بظاہر نقصان رساں ہو تو سمجھ لیا جاتا ہے کہ اس میں بھی کوئی ایسی مصلحت ہوگی جس میں ہمارا فائدہ ہوگا۔ تو خدا تعالےٰ کے متعلق یہ کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ حقیقتاً ہماری آزار رسانی کے درپے ہے۔ لیکن جب اس کے احکام کو عذاب سے تعبیر کیا جائے تو ظاہر ہے کہ دو باتوں میں سے ایک ضرور ہے۔ یا تو یہ کہ ہماری دوستی سچی نہیں۔ اور وہ عالم الغیب اور علیم و خبیر خدا جانتا ہے کہ ہم اس سے ٹھگی کر رہے ہیں یا پھر یہ یقین کرنا پڑے گا کہ وہ رحیم و شفیق ہستی در اصل اپنے اندر یہ صفات نہیں رکھتی بلکہ وہ (نعوذ باللہ) ظالم تند خو۔ اور سخت گیر ہے کہ بلاوجہ اور بلا سبب یونہی گرفت کرتی ہے۔ لیکن اگر یہ

دونوں باتیں صحیح نہیں

اور واقعہ میں صحیح نہیں تو پھر اس کی طرف سے جو کچھ آتا ہے وہ شیرینی ہے۔ صرف ہمارے منہ کا ذائقہ اسے تلخ بنا دیتا ہے۔

پس احکام الٰہی رحمت اور فضل ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو وداع کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ انہیں اپنے اندر قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ سرکاری حکام اگر کسی جگہ جاتے ہیں تو لوگ چٹی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ انہیں ان کے جانوروں کے لئے گھاس۔ ان کے لئے کھانے کی چیزیں۔ ان کے ملازموں کے لئے رشوت مہیا کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے ان کے چلے جانے پر وہ خوش ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے احکام ظالم حاکم کی طرح نہیں ہوتے بلکہ رحمت ہوتے ہیں۔ اور ان کا جانا ہماری

تباہی کی علامت

ہوتا ہے رمضان کا وقت اس لئے نہیں آتا کہ اسے گھر سے نکال دیا جائے۔ اسی طرح رمضان اس لئے نہیں آتا کہ ہم اسے یونہی گزار دیں۔ بلکہ مومن کے لئے ہمیشہ اپنے پاس رکھنے والی چیزیں ہیں جو مومن ایک بار بھی سچی نماز خلوص دل سے ادا کر لیتا ہے۔ پھر اس کے دل سے نماز نکل نہیں سکتی۔ وہ نماز ختم کرتے ہوئے سلام کہتا ہے مگر خدا کا حکم سمجھ کر۔ اسی طرح غیر مومن سے تو رمضان جاتا ہے۔ مگر مومن سے نہیں جا سکتا۔ ہمارے ملک میں

روزہ رکھا

کیا عمدہ محاورہ ہے۔ کیونکہ جو روزہ گزرتا ہے اسے ہم رخصت نہیں کرتے بلکہ رکھ لیتے ہیں۔ اور وہ ہمیں ہمیشہ کے لئے خدا تعالےٰ کے فضلوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ اگر مومن سے کوئی خطا ہو جائے تو اس کے اعمال صالحہ اس کے لئے ڈھال اور سپر بن کر اسے تباہی سے بچا لیتے ہیں۔ پس ہر نیکی کے متعلق یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ جائے نہیں بلکہ ہمارے اندر قائم رہے کیونکہ جو چیز گزر جاتی ہے وہ کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ فائدہ اسی سے اٹھایا جا سکتا ہے جو باقی رہے۔

قرآن کریم میں

بھی والباقیات الصالحات کہہ کر بتایا گیا ہے کہ نیک کام قائم رہنے والی چیزیں ہیں۔ پس وہ رمضان جو ہماری صلاحیت میں گزرا ہے وہ باقی ہے۔ وہ دن بے شک گزر گئے لیکن جب تک وہ نیک کام جو اس کا نتیجہ ہیں۔ ہمارے اندر قائم ہیں وہ نہیں جائے گا۔ مومن کو چاہیئے کہ ہر چیز کو

باقیات صالحات

بنائے۔ دن گزر جائیں مگر رمضان نہ گزرے رمضان عبادت کا نام ہے۔ اور عبادت نہیں گزرا کرتی۔ وہ دل میں رہتی ہے۔ جو لوگ دنوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں رمضان گزر گیا۔ لیکن جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رمضان عبادت ہے وہ جانتے ہیں کہ عبادت نہیں گزرا کرتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب بندہ کوئی نیک کام کرتا ہے۔ تو اس کا

ایک سفید نشان

اس کے دل پر لگ جاتا ہے۔ گویا وہ نیک کام سمٹ کر ایک نقطہ کی شکل میں اس کے دل میں آ جاتا ہے۔ پھر اور نیک کام کرتا ہے تو اور سفید نشان لگ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کا سارا دل سفید ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جوں جوں کوئی برے کام کرتا ہے۔ سیاہ نشانات لگتے جاتے ہیں حتیٰ کہ سیاہی اس کے تمام دل کو ڈھانپ لیتی ہے۔ تو نیک اور بد

دونوں قسم کے اعمال

سمٹ کر انسان کے دل میں جمع ہو جاتے ہیں۔ ہاں دن گذر جاتے ہیں جو چیز رمضان کے ذریعہ خدا تعالیٰ لایا وہ دن رات نہیں تھے۔ دن رات تو رجب۔ شعبان۔ شوال وغیرہ دوسرے مہینوں میں بھی ہوتے ہیں اس لئے رمضان دن رات نہیں بلکہ عبادت لایا تھا۔ اور عبادت ایک ایسی چیز ہے جسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ اسے لیتا ہے اور سمیٹ کر انسان کے دل میں رکھ دیتا ہے جہاں سے دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی اسے نکال نہیں سکتی۔ مومن کو خواہ کس قدر تکالیف پہنچائی جائیں اسے ایمان سے محروم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ چیز اس کے دل کے اندر رہتی ہے۔

ایک واقعہ

ہے کہ ایک صحابی گرفتار ہو گئے۔ کفار نے چاہا انہیں قتل کر دیں۔ وہ صحابی دیکھ رہے تھے کہ انہیں قتل کرنے کو لے جا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں کفار نے ان سے کہا کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اس وقت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تمہاری جگہ قتل ہونے کے لئے ہمارے قابو میں ہو۔ اور تم اپنے گھر میں آرام کرو۔ یہ بات اس خیال سے کہی گئی تھی کہ وہ صحابی اپنے دل میں یہ محسوس کر کے کہ یہ ساری مصیبت اس پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے کی وجہ سے آئی ہے۔ دل میں پشیمان ہو کہ اگر ایمان نہ لاتا تو آج اس دکھ اور تکلیف میں مبتلا نہ ہوتا اور یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔ کفار نے یہ خیال پیدا کر کے ان کے

ایمان کو متزلزل

کرنا چاہا لیکن صحابی نے اس کے جواب میں کہا بلے دقوفو! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میں بیوی بچوں میں آرام سے بیٹھا ہوں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے۔

یہ کیا چیز تھی

جس نے ایسے وقت میں بھی ان کو ثابت قدم رکھا۔ وہ ایمان تھا جو ان کی عبادات اور قربانیوں کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں رکھ دیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے کفر کی کوئی بات بھی ان کے دل میں داخل نہ ہو سکتی تھی۔ وہ ان کے ایمان کی محافظ تھی۔ کیونکہ مومن کی عبادت کبھی ضائع نہیں جاتی۔

یہ جمعہ اس لئے نہیں آیا کہ ہم رمضان کو رخصت کر دیں بلکہ اس لئے ہے کہ اگر چاہیں تو اس سے فائدہ اٹھا کر رمضان کو ہمیشہ کے لئے اپنے دل میں قائم کر لیں۔ جمعہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی

عیدوں میں سے ایک عید

قرار دیا ہے۔ پس اس دن جبکہ دعائیں خصوصیت سے قبول ہوتی ہیں فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ آج کے دن مومن اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا کہ کہے تُو نے جو مصیبت ہم پر رمضان کی صورت میں نازل کی تھی شکر ہے وہ ٹل گئی بلکہ اس لئے آتا ہے کہ اس دن کی مبارک گھڑیوں میں یہ دعا کرے کہ رمضان کے دن تو گزر گئے لیکن اے خدا تو

رمضان کی حقیقت

ہمارے دل کے اندر محفوظ کر دے تا وہ ہم سے کبھی جُدا نہ ہو۔ اس لحاظ سے اگر آج کے جمعہ کی تعریف کریں تو یقیناً ہم نے اس کا مبارک طور پر استعمال کیا۔ لیکن اگر رمضان ہم سے چلا جائے تو یقیناً ہم سے زیادہ منحوس اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں بیٹا باپ سے۔ ماں بیٹے سے اور بھائی بھائی سے جُدا ہونے پر کبھی خوش نہیں ہوتے۔ خوشی ہمیشہ دشمن کے جُدا ہونے پر ہی ہُوا کرتی ہے اور

برکت کی دشمن نحوست

ہی ہو سکتی ہے اس لئے جو شخص رمضان کے جانے پر خوش ہوتا ہے وہ یقیناً منحوس ہے۔ پس آؤ آج خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کریں کہ وہ اس دن کو ہمیشہ کے لئے ہم سے وابستہ کر دے اور ہماری کوئی گھڑی رمضان سے جُدا نہ ہو

رمضان کیا ہے

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ وہ مبارک ایام جن میں قرآن کا نزول ہُوا رمضان کہلاتے ہیں۔ اور وہ دور جب قرآن کا نزول بند ہو جائے نہایت منحوس ہو گا ایسے وقت میں

تاریکی اور ظلمت

کے سوا کیا باقی رہ سکتا ہے۔ یہ مت سمجھو کہ قرآن ایک ہی دفعہ نازل ہو گیا۔ اب نازل نہیں ہوتا۔ قرآن ہمیشہ نازل ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اگر نازل نہ ہو تو دنیا تمام کی تمام تاریکی میں مبتلا ہو جائے اگر ہم اپنے اندر رمضان کی کیفیت پیدا کر لیں تو ہر وقت قرآن کا نزول ہو سکتا ہے۔ جیسے گو اس وقت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جسمانی طور پر ہم سے جُدا ہیں لیکن روحانی طور پر آج بھی دنیا ان کے وجود کو کسی نہ کسی طرح محسوس کر رہی ہے۔ آپ

اوّل المومنین

ہیں اس لئے آپ سے وابستہ ہوئے بغیر کوئی مومن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب ہمارے اور کسی دوسری چیز کے درمیان کوئی اور وجود ہو تو جب تک اس وجود میں سے ہو کر ہم تک نہ آئے ہم میں داخل نہیں ہو سکتی۔ اوّل المومنین کے یہ معنے ہیں کہ ہر مومن ظلّی مومن ہے۔ جیسے واحد ہستی اللہ تعالیٰ کی ہے اور دنیا کے اندر باقی جو ہستیاں ہیں وہ اس کے

اظلال اور انعکاس

ہیں۔ اسی طرح اوّل مومن رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور جو انسان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو محسوس نہیں کرتا وہ ہرگز مومن نہیں ہو سکتا۔ غرض

قرآنِ کریم کا نزول

ہمیشہ ہوتا ہے۔ اور ہر مومن پر ہوتا ہے اگرچہ نزول کے ذرائع مختلف ہیں۔ کسی پر کشوف اور کسی پر سچے خوابوں کے ذریعہ پھر بعض پر وقفہ کے بعد ہوتا ہے اور بعض پر روزانہ۔ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بارہا سُنا آپ فرماتے کہ بعض الہام تو ہم پر روز ہی ہوتے ہیں۔ لیکن وہ چونکہ محض

تسکینِ قلب

کے لئے ہوتے ہیں اس لئے ان کے بیان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آپ فرماتے یہ الہام بڑی کثرت سے اور بار بار ہوتا ہے کہ انی مع الرسول اقوم۔ اسکے ساتھ ایک اور جملہ بھی فرمایا کرتے تھے جو اس وقت مجھے یاد نہیں مگر میری کسی تقریر میں چھپ چکا ہے تو بعض بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ ہی قرآن کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ یعنی

قرآنی برکات

کا ان پر نزول ہوتا رہتا ہے۔

ہماری طرف سے یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ رمضان کا مہینہ گزر جانے کے بعد بھی اس کی کیفیات ہمارے اندر قائم رہیں۔ یہی ایمان ہے جو ہماری تسلّی کا موجب ہو سکتا ہے۔ رمضان کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اس مہینہ میں

بندوں کے قریب

ہو جاتا ہوں۔ جس طرح کوئی بکری چرواہے سے دور رہ کر محفوظ نہیں ہو سکتی اسیطرح جب تک بندہ کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے انی قریب کی آواز نہ آئے وہ بھی مامون نہیں ہو سکتا۔ اور یہ آواز زیادہ تر رمضان کی حالت میں ہی آتی ہے۔ اس لئے

رمضان کی کیفیت

اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مَیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے نفوس میں ایسی تبدیلی پیدا کر دے کہ ہم رمضان کی برکات سے ہر وقت فیضیاب ہو سکیں۔ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو دور کر کے ہمارے اندر خشیت اور تقویٰ پیدا کر کے ہمیں ایسی مضبوط چٹان پر قائم کر دے جس میں کبھی تزلزل نہ آ سکے۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

معاصرین میں

المیۂ پاکستان

(از مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی ۔ منقول از صدق جدید ۱۱ دسمبر ۱۹۶۵ء)

"مولانا مودودی مرحوم ہوگئے"۔ "مولانا مودودی ماشاء اللہ زندہ و سلامت ہیں"۔ دونوں باتیں ایک ہی وقت میں کیسے صحیح ہوسکتی ہیں؟ اور ان میں سے پہلا دعوا تو صریحاً صحیح ہے —— جی نہیں دونوں باتیں ایک ہی وقت میں صحیح ہیں۔ جو مولانا مودودی رحلت فرماگئے۔ اور یہ واقعہ معمولی درجہ کا نہیں۔ بڑے ہی دکھ اور رنج کا ہے۔ وہ دین کے ممتاز عالم تھے۔ مفسر قرآن تھے۔ متکلم تھے۔ اقامت دین و حکومت الٰہیہ کے علمبردار تھے۔ ایک مستقل و سراپا دینی شخصیت رکھتے تھے۔ ایک ایسی ہستی کا اُٹھ جانا ساری ملت اسلامی کے لئے ایک حادثہ کا حکم رکھتا ہے۔ حدود پاکستان کے باہر بھی اسی قدر جس قدر پاکستان کے اندر —— اب جو مولانا مودودی ماشاء اللہ موجود و سرگرم عمل ہیں۔ وہ ایک سیاسی لیڈر ہیں۔ جس طرح اور پارٹیوں کے لیڈر موجود ہیں۔ اور ہر ملک میں نرم و گرم، رطب و یابس قسم کے لیڈر ہوا ہی کرتے ہیں۔

کوئی یقین کرے یا نہ کرے۔ میرے دل میں مولانا کی خصوصی عزت و وقعت تھی۔ ان کی دینی شخصیت کی بناء پر۔ مسائل میں اختلاف بارہا ان سے ہوا۔ اور کسی نہ کسی مسئلہ میں اپنا اختلاف بزرگان دیوبند و ندوہ کا بر ندوہ میں سے بھی کس سے نہیں ہوا؟ لیکن اختلافی مسائل کے باوجود بھی مولانا کا دینی احترام ہمیشہ قائم رہا۔ اور دینیات میں مابہ الاشتراک ہمیشہ مابہ الاختلاف پر غالب ہی رہا۔ متعدد دینی عنوانوں پر ان کی قلمی خدمات کی قدر دل میں محسوس کی۔ اور اُن کے حق میں دعائے خیر بارہا زبان پر آئی۔ جن حضرات نے ان کو دین سے خارج کرنا چاہا۔ اُن سے بحثیں کرکر کے ان کی تردید کی۔ اور مولانا کے وجود کو ملت کے لئے بہ حیثیت مجموعی مایۂ ناز ہی سمجھتا رہا —— اسی اعتماد و اعتقاد کی مناسبت سے اس دھکے اور صدمے کا بھی اندازہ کیجئے۔ جو اس یقین کے زائل ہونے سے دل و دماغ دونوں کو پہنچا۔ یہ معلوم ہوا کہ ہاتھ سے کتنی قیمتی نعمت چھن گئی۔ پیروں کے نیچے سے زمین سرکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ دل شکستگی اور حسرت کی نوعیت کچھ اس قسم کی رہی۔ جیسے اس دن محسوس ہوئی تھی۔ جب ترکی سے خبر آئی تھی۔ کہ اتاترک نے منصب خلافت توڑ دیا۔ یا جس دن اقبال کی وفات یا محمد علی کی رحلت کی خبر آئی تھی۔

عورت کی امارت کے مسئلہ تک چنداں مضائقہ نہ تھا۔ اس اجتہادی رائے کو غلط سمجھتا رہا۔ جیسے مولانا کے اور بہت سے مجتہدات کو غلط سمجھتا رہا ہوں۔ اس سے ضرب ان کی دینی شخصیت پر پوری طرح نہیں پڑ رہی تھی۔ لیکن جب ان کے اس قسم کے فقرے متعدد نقل ہونے لگے۔ تو عقل حیران رہ گئی۔ کہ ان کی کیا تاویل کی جائے۔ کہ

"اصل مسئلہ اس وقت جمہوریت کی بحالی کا ہے"۔

انا للہ۔ ان کی زبان و قلم سے اس طرح کے غرق سیاست فقروں کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ توقع اس کے برعکس ان کی طرف سے اس قسم کے بیانات اور زوردار بیانات کی قائم کئے ہوئے تھا! کہ

"ہم خادمانِ اقامت دین کو ان سیاسی قضیوں سے کیا واسطہ۔ ہمارے نزدیک برطانوی نظام جمہوریت اور امریکی نظام صدارت۔ سب یکساں حکومت الٰہیہ کے معیار سے دور اور بے وزن ہیں۔ چاہے ایک بھی ووٹ نہ ملے۔ لیکن بہر حال ہم ان سیاسی نزاعات میں پڑنے اور الجھنے کے لئے تو گھر سے ایک قدم باہر رکھنا بھی معصیت سمجھتے ہیں۔ ہم اگر ووٹ دینے جائیں گے بھی تو صرف اسی صورت میں۔ کہ جب مسئلہ اقتدار الٰہی بہ مقابلہ اقتدار انسانی کا چھڑا ہو"۔

اور جہاں تک مادر ملت کے انتخاب کا تعلق ہے۔ مجھے یقین تھا کہ مولانا کی تحریریں کچھ ان خطوط پر ہوں گی۔ کہ

"ہم تو رابعہ بصریہ کی بھی جن کی صالحیت ضرب المثل ہے امارت و صدارت کے بھی روادار نہ ہوں گے۔ چہ جائیکہ کسی ایک ایسی خاتون کے حق میں جو شریعت کی بالکل کھلی ہوئی دفعات کی بھی پابندی سے علانیہ آزاد ہوں۔ اور جن کی زندگی کا سارا نقشہ ہی اسلام سے کہیں بڑھکر مغرب کے معیار کا ہو!"

اور صدر ایوب خاں اور ان کی حکومت کی زیادتیاں آپ کے معتقدین اگر آپ کو یاد بھی دلاتے اور کہتے کہ یہی موقع ان سے انتقام لینے اور انہیں جواب ترکی بہ ترکی دینے کا ہے۔ تو آپ کی طرف سے جواب کچھ اس انداز کے ملتے۔ کہ

"ہمارا ایمان تو لا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا پر ہے۔ اندھا دھند انتقام لینے کی اجازت تو ہم کو منکروں اور کافروں کے مقابلے میں بھی نہیں۔ چہ جائیکہ کلمہ گویوں کے مقابلے میں۔ ان لوگوں کے ظلم اور زیادتیاں ہمارے حق میں جو کچھ بھی ہوں۔ ہمیں اشتعال قبول کرکے عدل و اعتدال کی راہ سے کسی حال میں بھی نہیں ہٹنا ہے۔ دُنیا میں امتحان کے یہی تو موقع آتے ہیں۔ اور ایسے صریح مبالغہ آمیز دعووں اور لغروں سے تو ہم خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ کہ اس شخص میں کوئی خوبی ہی سرے سے نہیں۔ سوا اس کے کہ یہ عورت ذات نہیں، بلکہ مرد ہے۔ ہم گواہی صرف اس کی دیں گے۔ جو امر حق ہے۔ خواہ وہ ہمارے بڑے سے بڑے مخالف ہی کی تائید کر رہی ہو"۔

شہرت تو اب تک مولانا کے توازن اور احتیاط الفاظ کی تھی اور یہ بات تو گمان میں بھی نہ تھی۔ کہ "لبغض معاویہ" ہیں وہ مبالغہ آرائی کے ان حدود تک چلے جائیں گے۔ جہاں تک کوئی بدتر سے بدتر سیاسی لیڈر بھی جا سکتا ہے۔

فتنۂ نسائیت پاکستان کے دینی فتنوں میں اس وقت شاید سب سے زیادہ زبردست و پُرقوت فتنہ ہے۔ اس کا مقابل و مزاحم مولانا سے بڑھ کر اب تک کون تھا! ان کو یقیناً اندازہ نہیں کہ ان کی جماعت کی تازہ روش نے۔ اس فتنۂ عظیم کی امداد کس زور شور سے کر دی۔ اور اس بند کو کس بے جگری سے توڑ دیا۔ جس کے باندھنے میں اب تک مولانا ہی پیش پیش تھے!

مسئلہ جمہوریت یوں بھی دینی نقطۂ نظر سے بس ایک حقیر سے جزیہ ہی کی حیثیت رکھتا ہے۔ چہ جائیکہ جب سوال نفس جمہوریت کا بھی نہیں۔ بلکہ اس کی دو متبادل شکلوں (برطانوی اور امریکی) کا ہو! حکومت الٰہیہ کے علمبردار کے پاس تو صرف ایک ہی جواب ہوتا تھا ؎

مزہ ہو یا نگہ ہو ہم تو دونوں کو بلا سمجھے
اسے تیر قضا اس کو پر تیر قضا سمجھے!

حیف و صد ہزار حیف کہ اس کی قیمت آج اتنی اوچھی سمجھ لی گئی کہ قبائے امامت کو بے تکلف سیاسی لیڈری کے گون پر نثار کر دیا گیا!

شیطان اور اس کے سارے حزب کو اتنی مسرت و شادمانی اپنی کامیابی و فتحمندی پر حال و ماضی قریب میں کیوں نصیب ہوئی ہوگی!

جانتا ہوں کہ اب اس آہ و بکا، نالہ و فریاد سے حاصل کچھ بھی نہیں جو ہونا تھا ہو کر رہا۔ جف القلم بما هو کائن اور وکان امر اللہ قدرا مقدورا۔ تقدیرات تکوینی کون آج تک بدل سکا ہے۔ لیکن صدمہ سے تاثر بھی ایک امر طبعی ہے۔ اور پھر جو صدمہ بھی اس طول و عرض اور اس حجم و ضخامت کا ہو۔ اس پر صبر آجانا تو آسان ہے بھی نہیں۔ اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صدارت کا فیصلہ جو کچھ بھی ہو۔ وہ بہر حال ایک سیاسی ہی قضیہ ہوگا۔ دینی صدمہ جو پاکستان و بیرون پاکستان کو پہنچ سکتا تھا۔ وہ پہنچ گیا۔ اور اس کو اگر تعبیر "سانحۂ پاکستان" یا "المیۂ پاکستان" سے نہ کیجئے۔ تو اور کس سے کیجئے!

✻

"اصل بات یہ ہے کہ معاصرت بھی رُتبہ کو گھٹا دیتی ہے۔ اس لئے حضرت مسیحؑ کہتے ہیں کہ نبی بے عزت نہیں ہوتا۔ مگر اپنے وطن میں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اُن کو اہل وطن سے کیا کیا تکلیفیں اور صدمے اٹھانے پڑے تھے۔ سو یہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ایک سُنّت چلی آتی ہے۔ ہم اس سے الگ کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہم کو جو کچھ اپنے مخالفوں سے سُننا پڑا۔ یہ اسی سُنّت کے موافق ہے۔ مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ۔ افسوس اگر یہ لوگ صاف نیت سے میرے پاس آتے تو میں ان کو وہ دکھاتا جو خدا نے مجھے دیا ہے۔ اور وہ خدا خود ان پر اپنا فضل کرتا اور انہیں سمجھا دیتا۔ مگر انہوں نے بخل اور حسد سے کام لیا۔ اب میں ان کو کس طرح سمجھاؤں۔ (ملفوظات جلد سوم صـ۲۳)

فدیہ رمضان کی دوسری فہرست

اور

رقوم جلد بھجوانے کی تاکید

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشان)

رمضان کے بابرکت مہینہ کا دوسرا عشرہ بھی ختم ہوگیا۔ بڑے ہی خوش نصیب وہ بھائی اور بہنیں ہیں۔ جنہیں روزہ رکھنے کی توفیق مل رہی ہیں۔ اور وہ رمضان کی برکات سے استفادہ کررہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اُن کی ہر قسم کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اور اُن کے نیک عزائم اور نیک خواہشات کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جن احباب کی طرف سے نظامت خدمت درویشان میں فدیہ رمضان کی رقوم ۲۰ر رمضان المبارک تک بصورت نقد یا چیکس وصول ہوچکی ہیں۔ وہ سب کی سب مستحقین میں تقسیم کی جاچکی ہیں۔

ایسے بھائی اور بہنیں جو ان ایام میں شرعی عذر کی بنا پر روزہ نہیں رکھ سکتے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں کشائش رزق سے نوازا ہے۔ یا وہ احباب جو روزہ تو رکھ رہے ہیں۔ مگر رضائے الٰہی کی خاطر فدیہ رمضان بھی دینا چاہتے ہیں۔ تو ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ فدیہ رمضان کی رقوم بھجوانے میں عجلت فرمائیں تاکہ انہی ایام میں تقسیم کی جاسکیں۔

فدیہ رمضان دینے والے احباب کی دوسری فہرست بھی شکریہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان پر اپنے افضال اور رحمتیں نازل فرمائے۔

(مرزا ناصر احمد)
ناظر خدمت درویشان

	روپے
۱۔ شیخ منظر حسن صاحب کویت حال ربوہ ...	۳۰
۲۔ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ میجر میر محمد عالم صاحب رسالپور ...	۴۰
۳۔ سید ارتضیٰ علی صاحب کلیٹن روڈ کراچی ...	۳۰
۴۔ صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر۔ سرگودہا ...	۹۳
۵۔ خان صاحب محمد رشید صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ...	۲۵
۶۔ شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور ...	۱۰
۷۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ ربوہ ...	۲۰
۸۔ ملک محمد شفیع صاحب محلہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ ...	۲۵
۹۔ شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودہا ...	۴۰
۱۰۔ اہلیہ صاحبہ " " " ...	۴۰
۱۱۔ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی غلام احمد صاحب ارشد۔ ربوہ ...	۱۰
۱۲۔ چوہدری محمد فضل داد صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ منجانب والدہ صاحب ...	۲۰
۱۳۔ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ۲۷ ڈیوس روڈ لاہور ...	۳۰
۱۴۔ چوہدری برکت علی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میاں چنوں ...	۱۰
۱۵۔ میاں انور علی صاحب محلہ دار النصر ربوہ ...	۱
۱۶۔ محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ بابو فضل احمد صاحب بٹالوی۔ ربوہ ...	۲۰
۱۷۔ عزیزہ بی بی صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار غلام رسول صاحب۔ ربوہ ...	۲۰
۱۸۔ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبد العزیز صاحب پنشنر ربوہ ...	۳۰
۴۴	

	روپے
۱۹۔ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی عبد الرحیم صاحب عارف۔ ربوہ ...	۵
۲۰۔ بیگم لیفٹنٹ محمد اسلم صاحب کیڈٹ کالج پٹیارو (سندھ) ...	۲۰
۲۱۔ بیگم میاں محمد محسن صاحب مرحوم دھوبی گھاٹ لائل پور ...	۵۰
۲۲۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایجنسی سرجن کرم پاڑہ چنار ...	۱۰
۲۳۔ میاں اکبر علی صاحب وزیر آباد ...	۲۰
۲۴۔ میاں برکت علی صاحب " ...	۲۰
۲۵۔ میاں عنایت اللہ صاحب " ...	۲۰
۲۶۔ اہلیہ صاحبہ میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ وزیر آباد ...	۲۰
۲۷۔ اہلیہ صاحبہ محمد شفیع صاحب اکاؤنٹس کلرک خزانہ گوجرانوالہ ...	۲۰
۲۸۔ عطیہ سمیع صاحبہ بنت قاضی عطاء اللہ صاحب پرنسپل غوثیہ کالج چک ۳۳۳ گ۔ب ضلع لائل پور۔ ...	۳۰
۲۹۔ مولوی نور محمد صاحب ادر سیر ٹنٹنز علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ ...	۱۰
۳۰۔ جنت خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی نور محمد صاحب علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ ...	۱۰
۳۱۔ عبد الحی صاحب بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خان۔ منجانب والد خود محمد مسعود خان صاحب مرحوم ...	۱۰
۳۲۔ محمد منظور احمد خان صاحب ایاز۔ ملتان۔ منجانب والدہ صاحبہ ...	۳۰
۴۴	

	روپے
۳۳۔ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب میڈیکل پریکٹیشنر پاڑہ چنار کرم ایجنسی منجانب والدہ صاحبہ ...	۱۵
۳۴۔ خواجہ محمد شریف صاحب ڈھینگرہ ہاؤس گوجرانوالہ۔ ...	۱۵
۳۵۔ بشریٰ صاحبہ اہلیہ چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب چک ۳۵ ضلع سرگودہا ...	۵۰
۳۶۔ چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری برائے افطاری روزہ ...	۱۵۰
۳۷۔ میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ ...	۲۰
۳۸۔ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ امیر جماعت احمدیہ جھنگ ...	۳۰
۳۹۔ امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الحکیم صاحب میکلوڈ روڈ لاہور ...	۲۰

	روپے
۴۰۔ میاں عبد الرحیم صاحب پراچہ کراچی ...	۳۰
۴۱۔ بیگم صاحبہ میاں عبد الرحیم صاحب پراچہ۔ کراچی ...	۳۰
۴۲۔ بیگم صاحبہ شیخ نور الٰہی صاحب کراچی ...	۵
۴۳۔ چوہدری فیروز دین صاحب بھٹی " ...	۵
۴۴۔ ڈپٹی محمد حسین صاحب " ...	۲۰
۴۵۔ امۃ الحیٰ بیگم صاحبہ " ...	۳۰
۴۶۔ محمد یوسف صاحب انجنیئر " ...	۷۰
۴۷۔ ذکیہ خاتون صاحبہ " ...	۲۵۰
۴۸۔ شیخ رفیق الرحمٰن صاحب " ...	۱۰۰
۴۹۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب ٹھیکیدار " ...	۳۰
۵۰۔ چوہدری شاہنواز صاحب " ...	۱۵۰

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۶۴-۷-۱۰ تا ۶۴-۱۰-۱۸

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

	روپے
۶۵۱۔ احباب جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان۔ بذریعہ مکرم جناب عبد الکریم صاحب	۷۵-۲۰
۶۵۲۔ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب بنگوی۔ کرشن نگر۔ لاہور ...	۲۵
۶۵۳۔ احباب جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر بذریعہ مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق ...	۶۳
۶۵۴۔ لجنہ اماء اللہ ڈیرہ غازی خاں بذریعہ دفتر مرکزیہ۔ ربوہ ...	۵۲
۶۵۵۔ احباب جماعت احمدیہ سرگودہا بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب ...	۸۷
۶۵۶۔ " " " چھاؤنی بذریعہ مکرم مختار احمد صاحب ...	۳۰
۶۵۷۔ مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور۔ بذریعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ...	۱۵۰
۶۵۸۔ کارکنان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ ...	۲۶
۶۵۹۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ ...	۵۰
۶۶۰۔ " صوبیدار میجر عبد الحق صاحب۔ نوشہرہ چھاؤنی ...	۱۰۰
۶۶۱۔ احباب جماعت احمدیہ لائل پور بذریعہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ...	۷۹
۶۶۲۔ " " حلقہ اسلامیہ پارک لاہور بذریعہ مکرم چوہدری عبد الستار صاحب ...	۲۲
۶۶۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ میجر حمید احمد صاحب کلیم کراچی ...	۵۰
۶۶۴۔ " روفہ بیگم صاحبہ کراچی ...	۲۵
۶۶۵۔ احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب ...	۸۴

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب خواجہ سلیم اینڈ کمپنی غلہ منڈی سرگودہا نے درخواست دی ہے کہ محلہ دار الصدر غربی الف میں ایک قطعہ ۹/۵ رقبہ دو کنال میں نے اپنے بھائی مرحوم شیخ عنایت اللہ صاحب کے ساتھ بحصہ مساوی خرید کیا ہوا ہے۔ بھائی مرحوم کے وارث دو لڑکے (شیخ نصر اللہ خان صاحب۔ شیخ مبشر احمد صاحب) اور دو لڑکیاں (عصمت بیگم بعمر ۹ سال و مسرت بیگم بعمر ۷ سال) اور ایک بیوہ مسماۃ نذیرہ بیگم صاحبہ ہیں۔ دونوں بیٹوں اور ان کی والدہ نے اپنی طرف سے اور دونوں نابالغ بچیوں کے سرپرست ہونے کی حیثیت سے ان کی طرف سے مجھے مختار خاص مقرر کیا ہے۔ کہ میں انکا حصہ بھی اپنی ایک کنال کے ہمراہ فروخت کردوں۔ اس کی اجازت دی جائے۔

مختار نامہ مورخہ ۶۵/۱/۲۱ پیش کردہ ہمراہ تینوں وارثان کے دستخط اور انگوٹھے ثبت ہیں۔ جس پر مکرم شیخ محمد عبد اللہ صاحب اور مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم کے حقیقی بھائیوں اور مکرم شیخ دوست محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودہا کے بطور گواہ دستخط درج ہیں۔ نیز محترم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودہا۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب کی تصدیق موجود ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو (پندرہ (۱۵) یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ کراچی ۲۶ جنوری۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے کہا کہ چین سے زیادہ وسیع پیمانے پر تجارت کے لئے عنقریب اقدامات کئے جائیں گے وہ چینی سفیر مسٹر لنکوپے ملاقات کے بعد نصرنازمیں اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ جونہی چھ کروڑ کے چینی قرضے کی تفصیلات طے ہو جائیں گی تجارت کی توسیع کے مذاکرات شروع کر دیئے جائیں گے۔ چھ کروڑ ڈالر کے چینی قرضہ کی پیش کش کے بارے میں سمجھوتہ کی جزئیات اقتصادی امور کا ڈویژن طے کر رہا ہے۔

مسٹر وحید الزمان نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ دونوں ملکوں میں تجارت بڑھے کیونکہ اس کی ترقی کے بڑے امکانات ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مشکلات کے دنوں میں چین نے پاکستانی پٹ سن خرید کر پاکستان کی مدد کرنے کی حقیقی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

★ کراچی ۲۶ جنوری۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کل یہاں یقین دلایا کہ کراچی کے حالیہ فسادات میں جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے انہیں جلد از جلد مناسب معاوضہ دیا جائے گا۔ یہ معاوضہ ان تمام لوگوں کو دیا جائے گا جنہیں جسمانی یا مالی نقصان پہنچا ہوگا۔ اس سلسلہ میں کمشنر کراچی مسٹر روئیداد خان کو ہدایت دے دی گئی ہے کہ امدادی کام تیز تر کرایا جائے تاکہ اس کو جلد از جلد مکمل کیا جا سکے۔

★ لندن ۲۶ جنوری۔ سر ونسٹن چرچل کے جنازے کے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں ان کا انتقال اتوار کے روز ہوا تھا اور انھیں آئندہ ہفتہ کے روز شاہی اعزاز کے ساتھ ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا جائے گا جنازے میں پاکستان کی نمائندگی مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کریں گے۔

برطانیہ کے ہیرو سر ونسٹن چرچل کا جنازہ ویسٹ منسٹر ایبے سے اٹھایا جائے گا جو برطانوی دارالعوام کی عمارت کے سامنے واقع ہے جنازہ فلیٹ سٹریٹ اور لندن کی دوسری شاہراہوں پر سے گزرے گا۔ ان کی میت ایک توپ پر رکھی جائے گی۔ جسے برطانوی بحریہ کے جوان کھینچ رہے ہوں گے۔

جنازے کے پیچھے سر ونسٹن چرچل کے سوگوار خاندان کے افراد اور ان کے ساتھ شاہی خاندان کے افراد ہوں گے ان کے بعد بیرونی ممالک کے سربراہ، وزرائے اعظم سفارتی نمائندے اور ممتاز مہمان چلیں گے۔

★ لاہور ۲۶ جنوری۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان اور دوسرے تمام کلیرنگ بنک ۲۹ جنوری اور ۳ اور ۴ فروری کو جمعۃ الوداع اور عید الفطر کی وجہ سے بند رہیں گے۔

★ بنگلور ۲۶ جنوری۔ بھارتی وزیر اعظم شاستری نے کہا کہ بھارت اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے اور ہم آج کل انتہائی نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ وہ بنگلور سے ۲۲ میل دور بھارت کے سب سے بڑے پن بجلی گھر کے افتتاح کے موقع پر تقریر کر رہے تھے۔

مسٹر شاستری نے کہا کہ دنیا میں امن صرف اس طرح قائم ہو سکتا ہے کہ ترقی پذیر اور ترقی پسند ممالک ایک سطح پر آجائیں انھوں نے بھارتی باشندوں سے اپیل کی کہ وہ ملک کو خوشحال بنانے کے لئے کام کریں۔

★ لاہور ۲۶ جنوری۔ ثانوی تعلیمی بورڈ نے سال رواں میں بورڈ کے مختلف امتحانات کی تاریخوں کا اعلان کر دیا ہے اس پروگرام کے مطابق میٹرک کا امتحان ۱۶ مارچ کو انٹرمیڈیٹ امتحان یکم مئی کو شروع ہوگا۔ علوم شرقیہ کے امتحانات یکم جون سے شروع ہوں گے میٹرک کا سپلیمنٹری امتحان ۲۴ اگست کو انٹرمیڈیٹ کا ۵ اکتوبر کو اور علوم شرقیہ کے سپلیمنٹری امتحانات ۲۰ اکتوبر کو شروع ہوں گے۔

★ لندن ۲۶ جنوری۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ ولسن نے کہا ہے کہ آنجہانی چرچل ملک کی عظیم ترین شخصیت تھے اور ان کی موت برطانیہ کا سب سے بڑا نقصان ہے جس کی وجہ سے پوری قوم سوگوار ہے برطانیہ کے اس سانحہ عظیم میں پوری دنیا شریک ہے ہر شخص آنجہانی کے کارناموں کی مدح سرائی کر رہا ہے لیکن برطانوی عوام کا غم جدا گانہ ہے برطانوی عوام کی آنکھیں اس طرح اشک بار ہیں جیسے ان کے خاندان کا وہ بزرگ وفات پا گیا ہو۔ جو سب کا محبوب تھا۔ یہ ہمارا ذاتی نقصان ہے اور ان کی رحلت سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ پر نہیں کیا جا سکتا مسٹر ولسن ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے سر ونسٹن چرچل کی موت کے موقع پر قوم سے خطاب کر رہے تھے۔

★ تائپیہ ۲۶ جنوری۔ قوم پرست چین کے صدر چیانگ کائی شیک نے ایسا انتظام کر لیا ہے ان کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے مسٹر چیانگ چنگ کوہی۔ صدر منتخب ہو جائیں گے انہیں جزیرہ کا وزیر دفاع بنا دیا گیا ہے اور ان کے تمام مخالفوں اور ملک کی صدارت کے دوسرے امیدوار چین چینگ کے تمام حامیوں کو کابینہ سے نکال دیا گیا ہے امریکی مبصرون نے خیال ظاہر کیا ہے مسٹر چیانگ کائی شیک نے جو اقدامات کئے ہیں وہ اپنے بیٹے کو اپنا ولی عہد نامزد کرنے کے مترادف ہے۔

★ واشنگٹن ۲۶ جنوری۔ امریکی وزارت خارجہ نے تصدیق کر دی ہے کہ گزشتہ جمعہ کو جس شخص نے برونڈی کے وزیر اعظم کو گولی مار کر ہلاک کیا تھا وہ برونڈی کے امریکی سفارتخانہ کا ملازم تھا۔ وزارت خارجہ کے اعلان کے مطابق اس کا نام گنزالوا در اس کی عمر ۲۴ سال کی ہے۔

★ بون ۲۶ جنوری۔ مغربی جرمنی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ سال مشرقی جرمنی کے ۴۰ سائنسدانوں نے مغربی جرمنی میں پناہ حاصل کی ہے۔

جماعت کے سب مردوں اور عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں

اس کے بغیر انہیں خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے اور مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق نہیں مل سکتی

احباب جماعت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایک اہم نصیحت

آج کل دنیا میں یہ احساس ترقی پر ہے کہ قومی اور ملکی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی روک فضول خرچی ہے چنانچہ ہر ملک میں سادہ زندگی اختیار کرنے پر زور دیا جا رہا ہے یہ حقیقت ہے کہ جب تک کسی قوم کے افراد اپنی زندگیوں کو سادگی کا مرقع نہیں بنا لیتے اس وقت تک اس قوم اور ملک کی ترقی معرض خطر میں ہے ملک و قوم کی بہبودی اسی میں ہے کہ تمام فضول خرچیوں سے ہاتھ کھینچ لیا جائے اور وہ تمام طریق جن سے ملکی دولت ضائع ہوتی ہے یکسر موقوف کر دیئے جائیں۔ بیہودہ رسوم و رواج کا قلع قمع کر دیا جائے اور ملکی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے جس قربانی کی بھی ضرورت پڑے اس سے دریغ نہ کیا جائے۔

اس حقیقت کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے تیس برس پیشتر اپنی جماعت کے سامنے رکھا اور ان سے مطالبہ کیا تھا کہ اپنے اخراجات کو کم کر دیں۔ کیونکہ اسلام کے لئے قربانی کا زمانہ آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا:-

”اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے، تو نہیں دے سکتا۔ ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو روزے نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے۔ اور اگر اس کا موقع نہ آئے تو بھی خدا تعالیٰ سے کہہ سکے کہ ہم نے جو کچھ جمع کیا تھا اگرچہ وہ ملا تو ہماری اولاد کو ہی لیکن ہم نے اس دین کے واسطے قربانی کی نیت سے جمع کیا تھا“ (الفضل ۱۲ جون ۱۹۳۵ء)

مندرجہ بالا اقتباس کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ سادہ زندگی کو اپنانے کا سب سے پہلا فائدہ تو یہ ہوگا کہ اخراجات میں کمی کے باعث ہمارے پاس اس قدر وافر روپیہ ہوگا کہ آسانی سے اور بشاشت قلبی کے ساتھ اسلام کی راہ میں خرچ کر سکیں۔ موجودہ حالت میں یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ مالی قربانی کے بغیر اسلام کی تبلیغ ناممکن ہے

صدر ایوب چین روس اور امریکہ جائیں گے

کراچی ۲۷ جنوری۔ صدر ایوب خان روس اور چین کا دورہ کرنے کے بعد امریکہ کا دورہ بھی کریں گے۔ صدر کو امریکہ کا دورہ کرنے کی دعوت صدر جانسن نے دی ہے توقع ہے کہ صدر ایوب خان افریشیائی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس کی تاریخ مقرر ہونے کے بعد ہی امریکہ جا سکیں گے واضح رہے کہ افریشیائی ممالک کی کانفرنس ۱۰ مارچ کے قریب الجزیرہ میں شروع ہونے والی ہے۔

کراچی کے باخبر حلقوں کے مطابق صدر ایوب خان امریکہ کے دورے پر جانے سے قبل روس اور چین کا دورہ کریں گے ان ملکوں کے دورہ کا پروگرام عنقریب قطعی شکل اختیار کر لے گا

شاہ ایران صدر ایوب کی دعوت پر پاکستان آرہے ہیں توقع ہے کہ دونوں سربراہوں میں معاہدہ استنبول کے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے متعلق بات چیت ہوگی شاہ ایران ۷ فروری کو راولپنڈی پہنچیں گے۔ جہاں صدر ایوب معزز مہمان کا خیر مقدم کریں گے اور وہاں انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی جائے گی اس موقع پر تینوں افواج کے سربراہ بھی ان کے خیر مقدم کے لئے موجود ہوں گے۔ شاہ ایران راولپنڈی میں ۱۱ فروری تک قیام کریں گے

-ث-

ضروری اعلان برائے انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ از ۶۵/۵/۱ تا ۶۸/۴/۳۰

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سہ سالہ انتخابات کی میعاد ۶۵/۴/۳۰ کو ختم ہو رہی ہے اور آئندہ سہ سالہ انتخابات ۶۵/۵/۱ تا ۶۸/۴/۳۰ کرانے اور ان کی اطلاع بھجوانے سے متعلق اخبار الفضل مورخہ ۶۵/۱/۱۵ میں اعلان کروایا جا چکا ہے۔ انتخابات کے نتائج کی اطلاع بھجوانے کی میعاد ۶۵/۳/۱۵ مقرر کی گئی ہے۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو تاکید کی جاتی ہے، کہ وہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں اور انتخابات قواعد کے مطابق جلد سے جلد کروا کر مقررہ میعاد کے اندر اندر انتخابی رپورٹ دفتر نظارت علیا میں بھجوائیں۔

امراء اضلاع کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کی نگرانی فرمائیں کہ ان کی جماعتوں کے انتخابات ہو کر مقررہ میعاد کے اندر اندر دفتر نظارت علیا میں پہنچ جائیں اور یہ بھی نگرانی فرمائیں کہ انتخابات قواعد کے مطابق ہوں۔ امراء اضلاع اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کو یہ بھی تاکید فرمائیں کہ انتخاب کی رپورٹ بھجواتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ رپورٹ ہر لحاظ سے مکمل ہو تاکہ نامکمل ہونے کی صورت میں واپس نہ بھجوانی پڑے۔ واپس کرنے کی صورت میں ڈاک کا خرچ اور وقت بھی ضائع ہوگا۔ نیز یہ بھی ہدایت فرمائیں کہ انتخابی رپورٹ بھجواتے وقت یہ بھی دیکھ لیا جاوے کہ منتخب شدہ عہدیداروں میں سے جو موصی ہوں آیا ان کے وصیت نمبر درج کر دیئے گئے ہیں اور یہ کہ غیر موصیوں کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق عدم بقایا کے متعلق شامل کر دی گئی ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

درخواست دعا۔ راولپنڈی (بذریعہ ڈاک) مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ مقیم راولپنڈی کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے ٹانگ میں درد کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اب اگرچہ درد میں تو نسبتاً افاقہ ہے لیکن سوجن تا حال بہت ہے جس کی وجہ سے زمین پر قدم رکھنا بھی دوبھر ہے احباب ان کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔

مربیان سلسلہ کیلئے انتخاب عہدیداران سے متعلق ہدایت

سہ سالہ انتخابات عہدیداران صدر انجمن احمدیہ کی میعاد ۶۵/۴/۳۰ کو ختم ہو رہی ہے آئندہ سہ سالہ انتخاب کرانے کے لئے اخبار الفضل ۶۵/۱/۱۵ میں اعلان ہو چکا ہے ناظر صاحب اعلیٰ کے ارشاد پر نظارت ہذا مربیان سلسلہ احمدیہ کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ جس جس جماعت میں تشریف لے جائیں انتخاب کروا کر نظارت علیا کے دفتر میں رپورٹیں بغرض منظوری بھجوائیں۔

ہر مربی صاحب اپنی رپورٹ میں بھی انتخاب سے متعلق کارروائی کا ذکر کیا کریں!

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلانِ نکاح

مکرم جناب محمد حنیف صاحب مجاہد (سیلونی) کا نکاح ہمراہ مسماۃ صادقہ پروین صاحبہ دختر مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ساکن حافظ آباد بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بموقع جلسہ سالانہ مورخہ ۶۴/۱۲/۲۸ بعد نماز ظہر جلسہ گاہ میں پڑھا۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک عبد الرب)

گولبازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴